بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd No. L 5254

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۞ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۲ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲ ½ ”

فی پرچہ ۱ ۔

یوم سہ شنبہ
۲ محرم الحرام ۱۳۶۸ھ

جلد ۳ | ۲۵ اخاء ۱۳۲۸ ہش | ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۴۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۴ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

محترم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ صبح کے وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہوتی ہے۔ شام کو ضعف ہو جاتا ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں بدستور جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ کا کامیاب سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا جلسہ سالانہ دو روز ۲۳، ۲۴ اکتوبر کو منعقد ہوا۔ جلسہ خدا کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔ مقررین میں سے صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب۔ چوہدری اسد اللہ صاحب۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ مولوی ابو العطاء صاحب۔ قاضی محمد نذیر صاحب۔ مولوی عبد المالک صاحب۔ قاضی علی محمد صاحب۔ سید احمد علی شاہ صاحب۔ خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ حاضرین کی تعداد غیر معمولی طور پر زیادہ تھی (...)

پاکستان کے طول و عرض میں یوم آزاد کشمیر نہایت اہتمام سے منایا گیا

کراچی ۲۴ اکتوبر۔ آج سارے مغربی پاکستان میں "یوم آزاد کشمیر" نہایت اہتمام سے منایا گیا۔ مختلف شہروں، قصبوں اور دیہات میں آزاد کشمیر کی دوسری سالگرہ منانے کے سلسلے میں پبلک جلسے منعقد کئے گئے۔ سکولوں اور کالجوں میں آزاد کشمیر کے جھنڈے تقسیم ہوئے۔ جلوس نکالے گئے اور باشندگان کشمیر کی کامل آزادی اور رستگاری کیلئے دعائیں مانگی گئیں۔ پشاور کے قریب ایک مقام پر جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خان نے کہا سلامتی کونسل میں ہندوستان کے منتخب ہو جانے سے جمعیت اقوام کے وقار کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اس انتخاب کی وجہ سے ہندوستان کو ایک جج کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ اور اسے یہ موقعہ میسر آگیا ہے کہ وہ اپنی جارحانہ کارروائیوں پر ایک جج کی حیثیت سے خود ہی فیصلہ صادر کرے۔ سرحد اسمبلی کے ہندو رکن لالہ کوڑو رام نے ریڈیو پاکستان کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ دنیا کی کوئی طاقت آزاد کشمیر (حکومت) کو نہیں توڑ سکتی۔ کیونکہ یہ حکومت ان عوام کی قربانیوں سے بنی ہے جو آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے قیام سے کشمیر میں آزادی کے ایک نئے دور کا آغاز اور سامراجی حکومت کا خاتمہ ہوا ہے۔

سنگاپور میں ملک فیروز خان نون نے ایک جلسہ میں سنگاپور کے باشندوں سے خطاب کرتے کہا پاکستانی اور ساری اسلامی دنیا کشمیر پر کسی کو بزور شمشیر حکومت کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔ ہندوستان نے نئے جھگڑے کھڑے کر کے کشمیر میں آزاد و غیر جانبدار رائے شماری کو تاخیر میں ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ پاکستان نے اپنے سلطنت کی قیمت پر گھٹا نے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے ملک صاحب موصوف نے کہا۔ یہ قدم بعض اقتصادی اسباب کی بنا پر اٹھایا گیا ہے اس کو کسی اور وجوہات کی طرف منسوب کرنا غلط اور درست نہیں ہے۔

کفایت کی نئی پالیسی

لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے آج دار العوام میں تقریر کرتے ہوئے کفایت کی نئی پالیسی کا اعلان کیا۔ چنانچہ اس پالیسی کے تحت دفاعی اخراجات میں تین کروڑ پونڈ سالانہ کی تخفیف کی جائے گی اور مجموعی طور پر کرنسی کے سالانہ پھیلاؤ میں پچیس کروڑ پونڈ کی کمی واقع ہو گی۔

سویڈن کے وزیر مختار نے گورنر جنرل کی خدمت میں سفارتی کاغذات پیش کر دیئے

کراچی ۲۴ اکتوبر۔ سویڈن کے وزیر مختار ہیری ایرکسن نے آج گورنر جنرل پاکستان کی خدمت میں اپنے سفارتی کاغذات پیش کئے۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر ایرکسن نے کہا کہ شاہ سویڈن نے مجھے اہل پاکستان کے نام خیر سگالی اور ترقی و خوشحالی کا پیغام دے کر بھیجا ہے اور وہاں کے لوگ بھی اہل پاکستان کیلئے یہی جذبات رکھتے ہیں۔ گورنر جنرل نے وزیر مختار کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا۔ اہل پاکستان ان جذبات کی دل سے قدر کرتے ہیں۔ مجھے بھروسہ ہے دونوں ملکوں کے درمیان جو تجارتی اور تمدنی تعلقات پہلے سے قائم ہیں وہ اب اور زیادہ استوار ہو جائیں گے۔ اور اس سے دونوں کو فائدہ پہنچے گا۔

ایشیاء اور مشرق بعید کے اقتصادی کمیشن کو پاکستان کی طرف سے دعوت

سنگاپور ۲۴ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے ایشیاء و مشرق بعید میں اقوام متحدہ کے اقتصادی کمیشن کو دعوت دی ہے کہ وہ اپنا آئندہ اجلاس لاہور میں منعقد کرے۔ یہ اعلان پاکستانی وفد کے لیڈر ملک فیروز خان نون نے کمیشن کا پانچواں اجلاس شروع ہونے پر کیا۔ ملک فیروز خان اس اجلاس کے صدر ہیں۔

پاکستان اور عراق کا مشترکہ کارخانہ

کراچی ۲۴ اکتوبر۔ پاکستان اور عراق کے مشترکہ سرمایہ سے سگریٹ بنانے کا جو کارخانہ یہاں قائم ہونیوالا ہے اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ چند لاکھ روپے کے سرمایہ سے جاری کیا جائیگا۔ اس کیلئے ضروری مشینری عراق سے آ رہی ہے۔

شمالی اوقیانوس کے معاہدے میں ہسپانیہ کی شمولیت

بیروت ۲۴ اکتوبر۔ آج امریکہ کا نامہ سے منتخب شدہ سینیٹ کے ممبر مسٹر تھامس نے شمالی اوقیانوس کے معاہدہ میں ہسپانیہ کے داخلے کے امکان کا ذکر کیا۔ وہ اس وقت میڈرڈ میں ہیں اور ہسپانیہ اور بعض دوسرے ملکوں کے دورہ پر جا رہے ہیں۔ مسٹر تھامس نے مزید کہا کہ ہم اس میں یقین رکھتے ہیں کہ تمام قومیں ایک رشتہ میں منسلک ہو جائیں اور ہمارا یقین ہے کہ ہر قوم کی حکومت ویسی ہی ہو جیسی کہ اس کی خواہش ہے (انشار)

کراچی ۲۴ اکتوبر۔ برطانیہ کا "ماریشس" نامی جنگی جہاز جو اس ماہ کی ۱۵ تاریخ کو یہاں آیا تھا۔ برطانیہ واپس جانے کیلئے روانہ ہو رہا ہے۔ اس نے فوجی مشقوں میں نمایاں حصہ لیا۔

تمام عرب ممالک شام و عراق کی تحریک الحاق کے سخت خلاف ہیں

برطانیہ و امریکہ کی طرف سے بے تعلقی کا اظہار

لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ اخبار سنڈے ایکسپریس کے نامہ نگار نے شام و عراق کے الحاق کی تحریک پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ برطانوی حکومت اس معاملے میں بالواسطہ یا بلاواسطہ مداخلت کرنا نہیں چاہتی۔ البتہ لنڈن کے باوثوق حلقوں کا خیال ہے کہ الحاق کی یہ سکیم پروان چڑھتی دکھائی نہیں دیتی۔ اس بات کا امکان بہت کم ہے کہ دونوں حکومتیں دیگر حکومتوں کی مخالفت کے باوجود ایک دوسرے کے اس قدر قریب آجائیں کہ الحاق کی سکیم کو جامہ عمل پہنایا جا سکے۔ کیونکہ مشرق وسطیٰ کی تمام حکومتیں اس الحاق کی شدت کے ساتھ مخالفت کر رہی ہیں۔

نامہ نگار مذکور مزید لکھتا ہے کہ برطانیہ کی طرح امریکہ بھی اس بارے میں بے تعلقی کا اظہار کر رہا ہے۔ لیکن اسے خطرہ ہے کہ مشرق وسطیٰ میں سب سے زیادہ طاقتور حکومت کے قیام سے اس علاقہ میں نئی پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی اور باہم تصادم کے امکانات بڑھ جائیں گے۔ حالانکہ مغربی طاقتوں کا مفاد اسی میں ہے کہ وہاں امن اور آشتی بہرصورت برقرار رہے۔ (انشار)

انتقال اقتدار کی تاریخ

بٹاویہ ۲۴ اکتوبر۔ یہاں کے باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ جمہوریہ انڈونیشیا کو ہالینڈ کی طرف سے اختیارات حکومت ۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء کو منتقل کر دیئے جائیں گے۔

عراق کے ایک لاکھ یہودی اسرائیل میں منتقل کر دیئے جائیں گے

بغداد ۲۴ اکتوبر۔ حکومت اسرائیل اور عراق کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا ہے۔ جس کی رو سے عراق میں بسنے والے ایک لاکھ یہودی اسرائیل میں منتقل کر دیئے جائیں گے اور اتنی ہی تعداد میں فلسطین کے عرب باشندے اسرائیل سے عراق میں آ بسیں گے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو آپریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ۔ لاہور سے طبع کرا کر دفتر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ خدام کے اجتماع پر نہایت اہم اعلان فرمائیں گے

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آنے والے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ میں جو ۳۰-۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر ۱۹۴۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہو رہا ہے ایک نہایت اہم اعلان فرمائیں گے۔ جو خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں تبدیلی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ خدام اس اجتماع میں شامل ہوں۔

پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج لاہور۔ پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ احمد نگر۔ اور ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ یہ کوشش کریں۔ کہ سب کے سب خدام اس اجتماع میں شامل ہوں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

سرگودہا میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

۱۱ نومبر ۱۹۴۹ء کے دن کو یاد رکھیے

احباب کے لئے یہ خبر خوشی کا موجب ہوگی۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۱ نومبر ۱۹۴۹ء کو بعد نماز جمعہ سرگودہا میں تقریر فرمائیں گے۔ اس علاقہ میں اس کی شدید ضرورت محسوس ہوتی ہے جو ربوہ کے قرب کی وجہ سے اور بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ جناب ملک صاحب خان صاحب نون ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر نے حضور کو سرگودہا تشریف لانے اور تقریر فرمانے کی دعوت دی۔ جو حضور نے ازراہ کرم منظور فرمائی۔ ۱۱ نومبر کو جمعہ ہے۔ حضور جمعہ بھی سرگودہا پڑھائیں گے۔ اور جمعہ کے کچھ دیر بعد حضور کی تقریر ہوگی۔

چونکہ اس علاقہ میں حضور کی یہ پہلی تقریر ہوگی۔ اس لئے ضلع سرگودہا کے علاوہ امید ہے کہ احباب جماعت ہائے اضلاع لائل پور۔ جھنگ۔ گجرات۔ جہلم۔ شیخوپورہ اور لاہور خاص طور پر اس میں شامل ہو کر جلسہ کی رونق بڑھانے کا موجب ہوں گے۔ اور اپنے ہمراہ غیر احمدی دوستوں کو بھی لانے کی کوشش کریں گے۔ احباب کے لئے دوپہر اور شام کے کھانے اور قیام کا انتظام ملک صاحب موصوف کی کوٹھی پر ہوگا۔ البتہ اپنی ضرورت کے مطابق دوست اپنے ہمراہ بستر ضرور لائیں۔ تا انہیں تکلیف نہ ہو۔ جماعت ہائے ضلع سرگودہا کے خدام کے لئے ۱۰ نومبر یعنی جمعرات کی دوپہر تک سرگودہا پہنچ جانا ضروری ہوگا۔ تاکہ وہ جلسہ کے انتظامات میں بروقت حصہ لے سکیں۔ (خاکسار مرزا عبد الحق ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سرگودہا)

تفسیر کبیر کے شائقین متوجہ ہوں

دفتر تحریک جدید ربوہ میں مندرجہ ذیل کتب مصنفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قابل فروخت ہیں۔ احباب ان کا ہدیہ پیشگی معہ محصولڈاک دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بھجوا کر منگوا سکتے ہیں۔ کوئی کتاب ریزرو نہیں کی جائے گی۔ تاوقتیکہ قیمت دفتر میں جمع نہ ہو جائے۔ خط و کتابت کرتے وقت حتی الوسع کوپن اور تاریخ (جبکہ رقم برائے کتب جمع کروائی ہو) لکھنی ضروری ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ کتب [illegible]

(۱) تفسیر کبیر جلد اول ہدیہ فی جلد -/8/5 روپے محصولڈاک -/11/1 فی جلد
(۲) " سورہ کہف " " -/8/1 " -/8/
(۳) نظام نو کا انگریزی ترجمہ New world order " -/-/1 " -/6/

ناظر وکیل الدیوان تحریک جدید

مخلصین اپنے جوش ایمان میں آگے بڑھتے اور دین کیلئے نہایت اعلیٰ درجہ کی قربانیوں کا مظاہرہ کرتے ہیں

احباب کرام کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کا سال رواں ۳۰ نومبر کو ختم ہو رہا ہے لیکن وعدوں کی وصولی میں ابھی تک چالیس فیصدی کی کمی ہے جسکا ۳۰ نومبر تک پورا ہونا ضروری ہے۔ تا تحریک جدید جو تبلیغ بیرونی ممالک میں ایک وسیع پیمانہ پر کر رہی ہے۔ اسمیں کمی نہ ہو۔ جبتک تمام کے تمام وعدے سو فیصدی وصول نہ ہوں تبلیغ کا کام خطرہ سے خالی نہیں اسلئے وہ احباب جنکا تحریک جدید کے دفتر اول کے پندرھویں سال اور دفتر دوم کے سال پنجم کا وعدہ ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ وہ فوری توجہ فرماویں۔ اور وقت کے اندر وعدے پورے کریں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"جماعت میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو قسم قسم کے اعتراضات کرتے ہیں۔ اور درحقیقت یہی وقت ہوتا ہے جب مخلصین اپنے جوش ایمان میں آگے بڑھتے اور دین کیلئے نہایت اعلیٰ درجہ کی قربانیوں کا مظاہرہ کرتے ہیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احزاب کے موقعہ پر منافقوں نے شور مچایا۔ اور کہا کہ مسلمان اب گئے۔ انکا کوئی ٹھکانا نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کمزور دل انسان ہیں۔ وہ تو ان سے متاثر ہوتے ہیں مگر جب یہ لوگ مومنوں کے پاس پہنچتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں۔ کہ لو اب تمہارا خاتمہ ہوا تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ایمان تو تمہاری ان باتوں سے بہت ہی بڑھ گیا ہے۔ کیونکہ جو باتیں تم بیان کر رہے ہو۔ وہی باتیں قرآن کریم نے پہلے سے بیان کر دی تھیں۔ اور بتلا دیا تھا کہ ایسا ابتلا آنیوالا ہے۔ پس جتنے بڑے ابتلا کی تم نے خبر دی ہے اتنا ہی ہمارا ایمان زیادہ ہو گیا ہے۔ پس ابتلاؤں سے مومنوں کا ایمان کم نہیں ہوتا۔ بلکہ اور بھی ترقی کر جاتا ہے"

اللہ تعالیٰ آپکو سلسلہ پر اعتراض کرنیوالوں سے نہ کرے بلکہ ان میں سے کرے۔ جو مخلص ہیں۔ اور جوش ایمان میں آگے سے بڑھ چڑھ کر دین کی خدمت کرتے ہیں۔ کمزور دل نہ ہوں بلکہ ابتلا کے آنے پر ایمان میں زیادہ ترقی کرنیوالے ہوں جیسا کہ اوپر عرض کیا ہے تحریک جدید کا سال ختم ہو رہا ہے۔ اگر آپکا وعدہ ابھی تک پورا نہیں ہوا ہے۔ تو آخری میعاد ۳۰ نومبر سے قبل پورا کرنیکا ابھی سے ماحول پیدا کریں۔ آپکے وعدے کے پورا ہونے کا انتظار ہے

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور

احمدی نوجوانوں کی تنظیم ——— خدام الاحمدیہ

ہر جماعت اور ہر طبقہ کا سب سے اہم اور فعال گروہ اس کے نوجوان ہوتے ہیں۔ بوڑھوں کے قوائے مضمحل ہو چکے ہوتے ہیں وہ اپنے علم و فضل اور تجربے کی روشنی میں راہنمائی کے فرائض تو سرانجام دے سکتے ہیں۔ مگر زندگی کی دوڑ میں ان کی رفتار طبعاً دھیمی پڑ چکی ہوتی ہے۔ اور ماشاء اللہ بچے ابھی اپنی عمر کے اس ابتدائی دور میں سے گذر رہے ہوتے ہیں۔ جو کھیل کود نشوونما اور تعلیم و تربیت کے لئے مخصوص ہوتا ہے لے دے کے ایک نوجوانوں کا طبقہ ہی ہوتا ہے جو تازہ جوش۔ نئی امنگوں اور بلند عزائم کیساتھ کشمکش حیات کے میدان میں داخل ہوتا ہے یہی وہ طبقہ ہے جس کے ساتھ قوموں کی موت و حیات وابستہ ہوتی ہے۔ اگر کسی قوم کے نوجوان اپنے ملی فرائض کو محسوس کریں اور اپنی صلاحیتوں اور صلاحیتوں کو صحیح راہ پر لگانے کی توفیق پائیں تو وہ قوم بہ حیثیت مجموعی ایک زندہ بڑھنے اور ترقی کرنے والی قوم ہوتی ہے اور اگر بدقسمتی سے کسی قوم کے نوجوان اپنی ذمہ داریوں کو فراموش کردیں اور اپنی قوتوں کو تعمیر کی بجائے تخریب کے لئے وقف کردیں تو یقیناً ؎

وہ قوم آج ڈوبے گی گر کل نہ ڈوبی

جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی ذمہ داریاں تو اور بھی زیادہ نازک اور اہم ہیں۔ کیونکہ جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے ایک عظیم الشان مامور اور مرسل کی جماعت ہے اور اس کا فرض دنیا کا اہم ترین کام ہے یعنی یہ کہ موجودہ فاسد دنیا کی ہر شے کو بدل کر ایک نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کی جائے۔ جس میں بسنے والے تمام لوگ اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔

ظاہر ہے کہ یہ اتنا بڑا اتنا اہم اور اتنا نازک کام ہے کہ اگر ہم متانت اور سنجیدگی کے ساتھ غور کریں تو ہم میں سے ہر ایک کا دل اپنی کمزوری بے بضاعتی اور اس کے بالمقابل کام کی اہمیت و نزاکت کو محسوس کر کے کانپ جانا چاہیئے۔ اس عظیم الشان کام کو اپنی بساط اور وسعت کے مطابق سرانجام دینا ویسے تو ہر احمدی کا فرض ہے۔ مگر اس بارہ میں سب سے زیادہ ذمہ واری جماعت کے نوجوانوں پر عائد ہوتی ہے۔ جو جماعت کا سب سے اہم اور فعال گروہ ہیں۔ جن کے کندھوں پر آنے والے زمانے میں سلسلہ کی تمام ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ احمدی نوجوان اگر احمدیت کی حقیقت کو اور اپنے مقام کی اہمیت محسوس کر لیں۔ تو یقیناً اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدمت دین کے لئے وقف کرنے کے بعد بھی ان کی زبانوں پر یہی ہو کہ ؎

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

احمدی نوجوانوں کے قلوب میں ان کی نازک ذمہ داریوں کا احساس پیدا کرنے اور انہیں خدمت دین کی ٹریننگ دینے کا ایک اہم ادارہ مجلس خدام الاحمدیہ ہے جو نوجوانان احمدیت کی تنظیم اور ان کی بیداری اور زندگی کی ترجمان ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ اللہ تعالےٰ کے ایک مامور کی جماعت کے سب سے اہم عنصر یعنی نوجوانوں کی مجلس ہے ایسے نوجوانوں کی جنہیں، اللہ تعالےٰ نے دنیا کا مشکل ترین اور اہم ترین کام سونپا ہے اور چونکہ یہ ایک اجتماعی تنظیم ہے۔ اس لئے اس کی سرگرمیاں دنیا کی نظر میں احمدی نوجوانوں کے اخلاص۔ ان کے اخلاق کردار اور جذبۂ ایثار کو جانچنے کے لئے ایک معیار کی حیثیت رکھتی ہیں اور اگر اس مجلس کے کاموں میں کسی قسم کا کوئی نقص نظر آئے تو دنیا اسے احمدی نوجوانوں کے اجتماعی نقص پر محمول کرتی ہے۔ گویا احمدی نوجوانوں کی عزت اور ان کا وقار خدام احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہے۔

خدام الاحمدیہ کی یہ معیاری حیثیت اس امر کی مقتضی ہے کہ احمدی نوجوان اس کی اہمیت کو محسوس کریں اور ہر قیمت پر اس کے وقار اور اس کی عزت کو قائم رکھیں۔ اس کے پروگراموں میں سے زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور حضرت امیر المومنین خدام میں قربانی اطاعت اور ڈسپلن کی جو روح پیدا فرمانا چاہتے ہیں۔ اس کو اپنی زندگیوں کا ایک لازمی جزو بنا لیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کی تنظیم کو کتنی اہمیت دیتے ہیں۔ اس کا اندازہ حضور کے ان الفاظ سے لگائیے:-

"خدام الاحمدیہ کا کام کوئی معمولی کام نہیں یہ نہایت ہی اہمیت رکھنے والا کام ہے اور درحقیقت خدام الاحمدیہ میں داخل ہونا اور اس کے مقرر کردہ قواعد کے ماتحت کام کرنا ایک فوج تیار کرنا ہے" (الفضل ۷ اپریل ۱۹۴۳ء)

چند دنوں تک خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ربوہ میں ہو رہا ہے۔ یہ اجتماع نوجوانان احمدیت کے لئے ایک موقعہ بہم پہونچائے گا۔ کہ وہ اکٹھے ہو کر اسلام اور احمدیت کے ساتھ اپنی والہانہ محبت۔ اپنے محبوب آقا و مطاع کے ساتھ اپنی عقیدت اور اپنی نازک ذمہ واریوں کو سمجھنے اور انہیں ادا کرنے کا ایک عملی مظاہرہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اس قسم کے ملی اجتماع قومی زندگی میں ایک خاص اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ یہ اجتماع ایک طرف تو اپنے اندر نیا جوش۔ نیا عزم زندگی۔ اور بیداری کی نئی روح پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ اور دوسری طرف غیر ایسے اجتماعوں سے ہی جماعت کی زندگی بیداری اور قوت عمل کا اندازہ لگاتے ہیں۔

یہ اجتماع اس لحاظ سے بھی ایک خصوصیت اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ یہ ہمارے نئے مرکز میں خدام کا پہلا اجتماع ہوگا۔ احمدی نوجوانوں کو اس موقعہ پر اپنے مرکز میں جوق در جوق جمع ہو کر یہ ثابت کر دینا چاہیئے۔ کہ قادیان سے ہماری عارضی علیحدگی کا ہرگز یہ مطلب نہیں۔ کہ احمدیت کے ساتھ ہماری محبت میں کمی آگئی ہے۔ احمدیت اور اسلام آج بھی ہماری تمام عقیدتوں کا مرجع ہے۔ ہمارا امام ہمیں جس جگہ اور جس مقام سے بھی اسلام اور احمدیت کے نام پر پکارے گا۔ ہم لبیک کہتے ہوئے پروانوں کی طرح شمع کے اردگرد جمع ہو جائیں گے۔

اجتماع کا پروگرام قارئین کل کے الفضل میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ پروگرام میں ہر مذاق اور ہر طبیعت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اور اسے زیادہ سے زیادہ مفید اور دلچسپ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کھیلیں ہونگی۔ ورزشی علمی۔ تعلیمی اور اخلاقی مقابلے ہوں گے۔ تقاریر ہونگی مجلس شوریٰ ہوگی۔ آئندہ سال کے لئے صدر مجلس کا انتخاب ہوگا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بھی خدام سے خطاب فرما کر ایک اہم اعلان فرمائیں گے توقع ہے کہ اس اجتماع میں احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اپنی اجتماعی زندگی اور بیداری کا ثبوت دیں گے اور اس طرح دنیا پر یہ ثابت کردیں گے۔ وہ ایک زندہ اور دنیا پر چھا جانے والی الٰہی جماعت کے نوجوان ہیں۔ اور ایک الٰہی سلسلہ کے نوجوانوں پر جو ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں۔ وہ انہیں خوب سمجھتے۔ اور انہیں پورے طور پر ادا کرنے کی صلاحیت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو ان فرائض کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو اسلام اور احمدیت کی طرف سے ہم پر عائد ہوتے ہیں۔ آمین (خورشید احمد)

خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں شمولیت کی اہمیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

"پس میں ان خدام کے توجہ نہ کرنے کی وجہ سے جو اس جلسہ میں نہیں آئے۔ افسوس اور تعجب کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ اور انہیں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ خدام الاحمدیہ کی غرض ان میں یہ احساس پیدا کرنا ہے۔ کہ وہ احمدیت کے خادم ہیں۔ اور خادم وہی ہوتا ہے جو آقا کے قریب رہے۔ جو خادم اپنے آقا کے قریب نہیں رہتا۔ وقت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے وہ خادم نہیں کہلا سکتا"

(تقریر فرمودہ بر موقعہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۲۶ فروری ۱۹۴۱ء غیر مطبوعہ)

ایک ضروری تصحیح

مسجد ربوہ کے سنگ بنیاد کی جو رپورٹ الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں میری طرف سے شائع ہو چکی ہے۔ اس میں مَیں نے یہ ذکر کیا تھا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے مسجد کی بنیاد میں ۲۳ اینٹیں لگائیں۔ جن میں سے دو اینٹیں مسجد مبارک کی تھیں اور یہ اینٹیں وہ تھیں جو صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منصور احمد صاحب، ہجرت کے وقت قادیان سے اپنے ساتھ لائے تھے۔ اس رپورٹ کی اشاعت کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ یہ بات درست نہیں مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب یہ اینٹیں ہجرت کے وقت اپنے ساتھ نہیں لائے تھے۔ بلکہ اس سال اپریل کے شروع میں جب آپ بعض دوستوں کے ہمراہ صرف دو دن کے لئے قادیان کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے تھے تو گیارہ اپریل ۱۹۴۹ء کو لاہور واپس آتے وقت مسجد مبارک کی چند اینٹیں بھی لیتے آئے جن میں سے دو اینٹیں مسجد ربوہ کی بنیاد میں لگائی گئیں۔ باقی اینٹیں ابھی محفوظ پڑی ہیں۔ چونکہ رپورٹ میں تاریخی لحاظ سے یہ ایک سقم تھا۔ اس لئے میں نے اصل صورت حالات کا ذکر کرنا مناسب سمجھا تاکہ احباب اس کی تصحیح فرمالیں

خاکسار:- محمد یعقوب مولوی فاضل ۲۲/۱۰/۴۹

ضرورتِ نبوّت

(از اخوند فیاض احمد صاحب لاہور)

کیا قرآن مجید ایک کامل کتاب نہیں؟ اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے کامل اسوہ کے ذریعہ قرآنی تعلیم کے عملی پہلوؤں کو اجاگر نہیں کر دیا؟ اگر ان دو سوالوں کا جواب سراسر اثبات میں ہے تو پھر مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت کی کیا ضرورت ہے؟ یہ سوال ہے۔ جو عموماً ہم سے پوچھا جاتا ہے۔ اور ہمارے لٹریچر میں مختلف رنگوں میں اس سوال کا جواب موجود ہے۔ یہ بات ایک مرتبہ مجھ سے بھی پوچھی گئی۔ اور میں نے اس کے متعلق غور کیا۔ اور اپنے نقطۂ نگاہ سے آج اس کا جواب پیش کرتا ہوں۔

سوال کرنے والے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ نبوت کی ضرورت کا انکار کرنے کے لئے دو امور کو پیش کیا ہے

(۱) قرآن کریم ایسی کامل کتاب کی موجودگی اور (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسے کامل انسان کے اسوہ حسنہ کی موجودگی۔

نیز سوال کرنے والے نے اس بات کو خود ہی تسلیم کر لیا ہے۔ کہ قرآن مجید ایک کتاب ہے۔ اور عامۃ الناس کو قرآن سکھانے کے لئے معلم کی ضرورت ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس نے بطور "معلم قرآن" کے پیش کیا ہے۔

سوال کے حصہ اول کا مختصر جواب تو یہ ہے۔ کہ اگر صرف قرآن مجید کا موجود ہونا ہی دنیا کی اصلاح کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ تو ابتدائے آفرینش سے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کا سلسلہ کیوں قائم فرمایا؟ ابتداء ہی میں لوگوں کے ہاتھ میں قرآن دے دیا جاتا۔ اور لوگ خود بخود صراط مستقیم پر چلتے چلے جاتے۔ اور آج بھی دنیا کی آبادی کی کثرت کیوں مادیت کے جال میں پھنسی ہوئی ہے۔ جبکہ قرآن مجید دنیا میں موجود ہے۔ بلکہ قرآن کی اتباع کے دعویٰ کے باوجود خود مسلمانوں کی عملی حالت کیا ہے؟ پھر قرآن مجید آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوا۔ اور آنحضرتؐ نے لوگوں کو صرف اس کی عبارت پڑھ کر نہیں سنا دی تھی۔ یا لکھا دی تھی۔ بلکہ آپ نے اپنے عمل سے قرآنی تعلیم کو دلوں میں راسخ کیا۔ اس سے بھی ثابت ہے۔ کہ صرف قرآن مجید کے نسخہ یا بہت سے نسخوں کا دنیا میں موجود ہونا ہی دنیا کی ہدایت کا موجب نہیں ہو سکتا۔

اصل میں یہ سوال عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ قرآن مجید میں ہی اس سوال کا کافی اور شافی جواب موجود ہے۔ قرآن مجید نے اپنے متعلق۔ اسلام کے متعلق اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق جو دعاوی پیش کئے ہیں اگر ان کو مدنظر رکھا جائے۔ تو حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ نبوت کی ضرورت اور اہمیت خود واضح ہو جاتی ہے۔

قرآن مجید کا نام الذکر بھی ہے۔ یعنی اس کو بار بار پڑھنے پڑھانے کی ضرورت ہے اور پھر الذکر کا ایک مطلب یہ بھی ہے۔ کہ ضروریاتِ زمانہ کے لحاظ سے ہر دور میں قرآن مجید نئے نئے مطالب اور معانی پیش کرتا ہے۔ گویا ہر نئے دور میں ایک نئے رنگ میں اپنے آپ کو دہراتا ہے۔ پھر جہاں قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ (سورہ حجر ع ۱) ہم نے ہی الذکر یعنی قرآن مجید کو نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کا سامان کرنے والے ہیں۔ وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام بھی ذکر رکھا ہے (سورہ طلاق ع ۲) اس سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کی بعثت صرف ایک نہیں بلکہ جس طرح قرآن مجید ہر نئے دور میں ایک نئے رنگ میں اپنے آپ کو دہراتا ہے۔ اسی طرح مختلف نئے دوروں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مختلف بعثتیں مقدر ہیں۔ اور آیت قرآنی انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اس امر کی مؤید ہے۔ کیونکہ اس جگہ قرآن مجید کو الذکر کہہ کر اس کے دہرائے جانے کی صفت کا ذکر ہے۔ اور ساتھ اس کی حفاظت کا وعدہ۔ قرآن مجید کا نزول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل ہوا۔ اور آنحضرت کی بعثت اولیٰ حفاظت قرآن کا اولین اور بنیادی ذریعہ تھی۔ چونکہ قرآن مجید آخری کتاب ہے۔ اور آنحضرتؐ آخری نبی۔ جن کے متعلق فرمایا۔ فرض علیک القرآن۔ (سورہ قصص ع ۹) کہ خدمت قرآن آپ کا فرض ہے۔ اس لئے جب قرآن مجید الٰہی مشیت کے ماتحت ایک نئے دور کے شروع ہونے پر نئے رنگ میں اپنے آپ کو دہرائے گا۔ تو یقیناً وہ اللہ تعالےٰ کے حفاظت قرآن کے وعدہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرض منصبی کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بھی ایک نئی بعثت کا وقت ہوگا۔ اور اسی اصل کے ماتحت یہ پیشگوئی ہے۔ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم (سورہ جمعہ) کہ بعد میں آنے والی جماعتیں ہوں گی۔ جو صحابہ رضؓ ہی کا جزو ہوں گی۔ یعنی وہ جماعتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نئی بعثتوں میں آپؐ پر ایمان لائینگی اور صحابہ رضؓ سے جا ملیں گی۔

چونکہ الٰہی قانون کے ماتحت انسان ایک بار وفات پا کر پھر دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں واپس نہیں آ سکتا۔ اس لئے لازماً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نئی بعثتوں کا ظہور آپ کے بروز اور قائم مقام افراد کے ذریعہ ہوگا۔ اور ان میں سے کسی مقدس فرد کی بعثت آنحضرت ہی کی ایک نئی بعثت کے مترادف ہوگی۔ اور اس کی آمد کا مقصد خدمتِ قرآن اور احیائے اسلام ہی ہو سکتا ہے۔ کسی نئی شریعت کا اضافہ نہیں۔ اور میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ ایسا ہونا قرآن مجید کی پیشگوئیوں کے مطابق مقدر ہے۔ اور دنیا کی روحانی ترقی اور نشو ونما کا ایک اہم تقاضا۔ اور اگر حضرت مرزا صاحبؑ کا دعویٰ نبوت ان قرآنی پیشگوئیوں کے ماتحت ہی ہے۔ تو آپ کا دعویٰ محل اعتراض نہیں بلکہ فوراً لائق قبول ہے۔

. . . .

. . . .

پس قرآنی پیشگوئیوں کے مطابق آنحضرتؐ کی مختلف بعثتوں کو پورا کرنے کے لئے سچے مدعیان کی ضرورت باقی ہے۔ اور ایسے مدعیان کا مشن سوائے اسلام اور قرآن مجید کی خدمت کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور ان کی بعثت جیسا کہ حضرت مرزا صاحبؑ کا دعویٰ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور افاضۂ روحانی کا نتیجہ ہے۔ اور جبکہ یہ نظام قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق حفاظت قرآن کے الٰہی وعدہ کے ماتحت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرض منصبی کی تکمیل کا واسطہ ہے۔ تو اس کی وجہ سے قرآن مجید یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمال پر قطعاً کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے ذریعہ قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمال کا واضح طور پر اظہار ہوتا ہے۔

اب میں ایک اور پہلو سے اس سوال کا جواب دیتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے متعلق فرماتا ہے۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیٰتہٖ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ (سورہ جمعہ ع ۱) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے چار بڑے مقصد ہیں۔ (۱) یتلوا علیھم اٰیٰتہٖ (۲) یزکیھم (۳) یعلمھم الکتاب (۴) والحکمۃ چونکہ الکتاب یعنی قرآن مجید کا نزول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہوا۔ اور یہی وہ واحد اور کامل کتاب ہے۔ جس میں تمام انسانی ضروریات کے مدنظر امور حکمت کو بیان کر دیا گیا ہے۔ اس لئے میرے نزدیک یعلمھم الکتاب والحکمۃ کا فرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ پہلے دو فرائض یتلوا علیھم اٰیٰتہٖ ویزکیھم عمومی رنگ رکھتے ہیں۔ اور ان کو ہم ہر نبی کی بعثت کے بنیادی مقصد کے طور پر پیش کر سکتے ہیں۔ میرے نزدیک یتلوا علیھم اٰیٰتہٖ میں "آیات" کا لفظ قرآنی عبارت سے مخصوص نہیں۔ (اس آیت میں ہٖ کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف جاتی ہے) بلکہ اس سے مراد پیشگوئیاں اور الٰہی نشانات اور معجزات ہیں۔ جو ہر نبی کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کے صادق ہونے کی دلیل کے طور پر دیئے جاتے ہیں۔ میرے اس استدلال کی تصدیق قرآن مجید کے دیگر ارشادات سے ہوتی ہے چنانچہ فرمایا:۔

(۱) یٰمعشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیٰتی وینذرونکم لقاء یومکم ھٰذا۔ (سورہ انعام ع ۱۶) یعنی اے جنوں اور انسانوں کے گروہ کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے۔ جو تمہارے سامنے میرے نشانات کو بیان کرتے تھے۔ اور تم کو تم پر آنے والے اس وقت سے ڈراتے تھے۔

(۲) یا بنی اٰدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیٰتی فمن اتقیٰ واصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ (سورہ اعراف رکوع ۴) اے بنی آدم اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئیں۔ جو تمہارے سامنے میرے نشانات بیان کریں۔ تو جو لوگ تقویٰ اختیار کریں گے۔ اور اپنی اصلاح کریں گے۔ ان کو کوئی خوف والی بات نہ ڈرا سکے گی۔ اور نہ ہی ان کو کوئی غم پہنچے گا۔

(۳) الم یاتکم رسل منکم یتلون علیکم اٰیٰت ربکم (سورہ زمر ع ۸) یعنی اے لوگو! کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے۔ جو تمہارے سامنے تمہارے رب کے نشانات بیان کرتے تھے۔

مندرجہ بالا ارشادات سے صاف ثابت ہے۔ کہ نبی کی آمد کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ تازہ بتازہ نشانات الٰہیہ کا اظہار کر کے لوگوں کو بیدار کرنے کی کوشش کرے۔ اور اسی مقصد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کی نسبت فرماتا ہے۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیٰتہٖ ویزکیھم۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد کا بنیادی مقصد بھی یتلوا علیھم اٰیٰتہٖ تھا۔ اور جیسا کہ سورہ اعراف رکوع ۴ کی آیت سے واضح ہے۔ کہ ان الٰہی نشانات کی بدولت جو نبی کے ہاتھوں ظاہر ہوتے ہیں۔ عامۃ الناس کے لئے تقویٰ اور اصلاح نفس کی راہیں کھلتی ہیں۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے یتلوا علیھم اٰیٰتہٖ کے بعد اللہ تعالےٰ

فرماتا ہے۔ یزکیھم کہ ان خاص نشانات اور معجزات کے ذریعہ جو اللہ تعالیٰ نے ضرورت زمانہ کے لحاظ سے آپ کو عطا کئے ہیں۔ آپ لوگوں کے دلوں کو پاک کرتے ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو آگے چل کر جو عظیم الشان کام اللہ تعالیٰ آپ کے سپرد فرماتا ہے۔ اس کے پیش نظر یزکیھم کا فقرہ لازمی اور فایدی ہے۔ کیونکہ آگے چل کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ویعلمھم الکتاب کہ آپ کے سپرد یہ کام بھی ہے۔ کہ آپ لوگوں کو قرآن مجید بھی سکھاتے ہیں۔ اور دوسری طرف قرآن مجید کے متعلق یہ قانون بیان فرمایا ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون (سورہ واقعہ رکوع ۳) کہ قرآن مجید کا فہم اور اس کی سچی معرفت کا ملکہ صرف مطہر اور پاک افراد کو ملتا ہے۔ پہلے انبیاء اللہ تعالیٰ کے نشانات لوگوں کے آگے بیان کر دیتے تھے اور فمن اتقٰی و اصلح (اعراف رکوع ۴) لوگوں میں سے جو چاہتا ایمان لاتا اور اصلاح نفس کے اس موقع سے فائدہ اٹھاتا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا یزکیھم۔ کہ چونکہ ان کے سپرد یعلمھم الکتٰب کا فرض ہے۔ اور الکتاب کے متعلق مقدر ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ ایسے خاص افراد عطا کرے گا۔ جو آپ کی قوت قدسیہ اور افاضہ روحانی کی بدولت خاص تزکیہ نفس حاصل کریں گے۔ اور جن کے ذریعہ قرآن مجید کو جو اس کے بندوں کے نام اللہ تعالیٰ کا آخری اور کامل پیغام ہے۔ دنیا میں سکھانے اور پھیلانے کا کام سرانجام ہوگا۔ اور فرض علیک القرآن والے ارشاد کے تحت آنحضرت کے سپرد جو کام ہوا وہ تا قیامت جاری رہے گا۔

ذٰلک تقدیر العزیز العلیم

چونکہ قرآن مجید آخری کتاب ہے اور اس کے بعد کسی نئی تعلیم کی ضرورت نہیں۔ اس لئے جب بھی دنیا میں بگاڑ پیدا ہوگا وہ نتیجہ ہوگا۔ قرآن مجید کو بھلا دینے یا اس کے احکام کو نظر انداز کر دینے کا۔ اور ایسے بگاڑ کی اصلاح کی واحد صورت یہی ہے کہ دنیا پھر قرآن مجید پر عمل پیرا ہو اور اس کے لئے ان دو چیزوں کا ہونا لازمی ہے۔

اول:- قرآن مجید دنیا میں محفوظ ہو

دوم:- دنیا کو قرآن سکھانے کا مناسب انتظام ہو۔

قرآن مجید کا محفوظ ہونا تو اپنے بیگانے سبھی تسلیم کرتے ہیں۔ باقی رہا کہ دنیا کو قرآن مجید سکھلانے کا مناسب انتظام ہونا چاہیئے۔ اس کے متعلق ایک طرف تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت دو بعثتیں مقدر ہیں۔ اور دوسری طرف بتایا ہے۔ کہ آپ کے خاص افاضہ اور قوت قدسیہ کے ذریعہ دنیا میں خاص "پاک وجود" پیدا ہوں گے۔ جن کو الکتاب اور اس کی پُر حکمت باتوں میں مہارت ہوگی۔ چونکہ قانون قدرت کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا وجود بعد از وفات دنیا میں واپس نہیں آ سکتا۔ اس لئے ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ آپ کی آئندہ بعثتوں کے متعلق جو پیشگوئی ہے۔ وہ ان خاص پاک وجودوں کے ذریعہ پوری ہوگی جو یزکیھم کے ماتحت آتے ہیں۔ اور ان کی پہچان یہ ہوگی۔ کہ انہیں خاص علوم اور معارف قرآنیہ حاصل ہوں گے۔

یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت یزکیھم کا مورد ہر انسان نہیں؟ اس صفت کو خاص افراد پر چسپاں کرنے کی کیا وجہ ہے؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ سورہ اعراف رکوع ۴ کی آیت یٰبنی اٰدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیاتی فمن اتقٰی و اصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون میں اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کے متعلق ایک قانون بیان فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر نبی ضرورت زمانہ کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص نشانات لے کر آتا ہے۔ اور اپنے زمانہ کے لوگوں کے سامنے ان نشانات کا اظہار کرتا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کی زد سے محفوظ رہنے کا نشان دیا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا اور ید بیضا کے نشانات دیئے گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب سے زندہ اتار جانے کے بعد یونس علیہ السلام کی طرح تین دن رات ایک بند اور تاریک جگہ میں محبوس رہ کر پھر باہر آنے کا نشان دیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو فتح بدر اور فتح مکہ اور دیگر بہت سے نشان دیئے گئے۔ ان نشانات کو دیکھ کر عام لوگوں کے لئے تقویٰ اور اصلاح کی طرف قدم بڑھانے کا راستہ پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ ایمان لانا شروع کرتے ہیں جیسا کہ واقعات سے ثابت ہے۔ بےشک یزکیھم کا ایک پہلو یہ بھی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جن نشانات کا ظہور ہوا۔ ان کو دیکھ کر لوگ آپ پر ایمان لائے۔ اور پاکیزگی حاصل کی۔ لیکن اتنی بات تو ایک عام قانون کے طور پر سورہ اعراف رکوع ۴ والی آیت میں بیان ہو چکی ہے۔ اور ہر نبی کا اس میں حصہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر بطور امتیاز کے یعلمھم الکتٰب کے بیان سے پہلے یزکیھم کا لفظ آتا بتاتا ہے۔ کہ یہاں اس لفظ کے کوئی خاص معنی ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیگر انبیاء سے ممتاز کر کے دکھاتے ہیں۔ اور غور کرنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ اس جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خاص صفت کا ذکر ہے۔ اور یہ صفت آپ کو دیگر انبیاء سے ممتاز کرتی ہے کہ دنیا میں ایسے خاص انسان پیدا ہوں گے جو آپ کے خاص روحانی افاضہ کی بدولت ایک خاص پاکیزگی حاصل کریں گے۔ اور فنا فی الرسول ہونے پر ان کی وہی حالت ہوگی جیسا کہ مثل مشہور ہے

ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد

(باقی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

جرمنی میں تبلیغ اسلام

یونیورسل لیگ میں تقریر۔ تربیتی اجلاس۔ ملاقاتیں۔!

رپورٹ کارگزاری ہمبرگ مشن بابت ماہ ستمبر ۱۹۴۹ء

(از مکرم عبداللطیف صاحب بی اے واقف زندگی)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور اس کی دی ہوئی توفیق کے ماتحت احمدیت کا یہ حقیر خادم ماہ زیر رپورٹ میں بھی بدستور تبلیغ اسلام میں مصروف رہا۔ لوگوں تک پیغام احمدیت پہنچانے کی کوشش کی جاتی رہی۔ باوجود نامساعد حالات کے لوگوں میں دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ یہ ماہ اس عاجز کے لئے مشکلات کا موجب رہا۔ لیکن یہ مشکلات میرے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوئیں۔ بہرحال مشکلات کے باوجود کام بدستور جاری رہا۔ ذیل میں مختصر طور پر رپورٹ کارگذاری احباب کے ملاحظہ کے لئے درج ہے۔ احباب دعاؤں سے امداد فرمائیں۔

(۱) یونیورسل لیگ کے زیر اہتمام چوتھی تقریر

یونیورسل لیگ کے زیر اہتمام خاکسار کی ۲۹ ستمبر کو اسلام کے بارہ میں چوتھی تقریر ہوئی۔ خاکسار نے مختصراً اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ اور اس بات کو خصوصاً پیش کیا کہ ہمارے نزدیک دنیا کو ایک ہی مذہب خدا تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا خدا تعالیٰ نے ہر زمانہ میں اس زمانہ کی ضروریات کے مطابق احکام نازل کئے۔ اور جوں جوں ضروریات زمانہ بڑھتی گئیں۔ شریعت میں اضافہ ہوتا گیا۔ اور بالآخر خدا تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کامل شریعت نازل کی۔ اور قرآن کریم کے ذریعہ دنیا کو مکمل اور جامع ہدایت نامہ دے دیا گیا اور اب یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آخری شریعت ہے خاکسار نے بتایا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ کی ذات واحد ہے۔ تو اس کی طرف سے مختلف رستے ہدایت کے لئے جو آپس میں تعلیمات کے لحاظ سے ٹکراتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ تجویز کئے گئے ہوں۔ اسلام اس بات پر زور دیتا ہے۔ کہ تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے اور اگر اس حقیقت کو سمجھ لیا جائے تو تمام جھگڑے جو مذہبی دنیا میں نظر آتے ہیں۔ مٹ سکتے ہیں اور دنیا میں امن صلح اور رواداری قائم ہو سکتی ہے

خاکسار نے احباب کی خدمت میں اپنی شائع کردہ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور تعلیمات پر مشتمل جو کہ ہم نے حال ہی میں طبع کی ہے پیش کی۔ اور بعض احباب نے کتاب کو شوق سے خریدا۔

(۲) ہفتہ وار اجلاس

ہفتہ وار اجلاس اس ماہ بھی باقاعدہ جاری رہے۔ اس ماہ میں خاکسار نے خاص طور پر احمدیت کی حقیقت احباب پر واضح کرنے کی کوشش کی۔ اور مختلف ذرائع سے اس امر کو خصوصیت سے پیش کیا۔ کہ اس زمانہ میں احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور اور پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننا اور حضور علیہ السلام کے دعویٰ پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ایک میٹنگ میں خاص طور پر ختم نبوت اور دیگر اختلافی مسائل زیر بحث آئے۔ اور خاکسار نے اس بات کو واضح کیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان معنوں میں خاتم النبیین ہیں۔ کہ آپ کے بعد صاحب شریعت نبی نہیں آ سکتا۔ لیکن آنحضرت کی اتباع میں غیر تشریعی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ اس بارہ میں قرآن کریم کی آیات اور بعض احادیث پیش کیں۔ اور پھر بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انہی معنوں میں نبی ہیں۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں اپنے آپ کو ان معنوں میں نبی کثرت سے پیش کیا ہے۔ اور اگر ہم حضور کو نبی قرار نہ دیں۔ تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث کو نعوذ باللہ جھوٹا قرار دینا پڑے گا جن میں آنحضرت نے آنے والے مسیح موعود اور مہدی مسعود کو نبی اللہ قرار دیا ہے۔

(۳) تبلیغی ملاقاتیں

تبلیغی ملاقاتوں کا سلسلہ بفضلہ تعالیٰ بدستور جاری رہا۔ ایک دوست Hans Dungar بالخصوص طور پر دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان سے تین دفعہ ملاقات کی یہ دوست قریب آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب فرمائے۔ اسی طرح ایک اور دوست اسلام سے محبت رکھتے ہیں۔ ان سے دو دفعہ ان کے گھر جا کر ملاقات کی۔ انہوں نے بھی گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ احباب ان کی ہدایت کے لئے دعا فرمائیں۔ ایک روز ایک خاتون نے جو ہماری میٹنگوں میں باقاعدہ شامل ہوتی ہیں۔ خاکسار کو اپنے ہاں مدعو کیا۔ ایک اور خاتون بھی موجود تھیں۔ چار گھنٹہ تک ان سے اسلام اور احمدیت کے بارہ میں گفتگو ہوئی۔ ایک دوست مسٹر EHMAN نے اخبار میں میرے متعلق پڑھ کر مجھے خط لکھا۔ ان سے خاکسار نے ملاقات کی۔ اور پیغام حق پہنچایا ایک اور دوست مسٹر FRICKE بھی اخبار میں پڑھ کر ملنے آئے۔ ان سے تبلیغی گفتگو کرنے کا موقع ملا ایک اور دوست مسٹر HEEGER .... ملنے آئے۔ ان سے بھی گفتگو ہوئی۔ مسٹر WALTER HUNT JENS کے ہاں گیا۔ اور ان سے اور ان کی اہلیہ سے دو گھنٹہ تک اسلام اور احمدیت کے متعلق گفتگو کی۔

سابق اطالوی نوآبادیات کا مسئلہ اور پاکستان

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی سیاسی کمیٹی میں تقریر

لیک سکس (بذریعہ ڈاک) "اس مسئلہ کو اس مرتبہ گذشتہ بہار کی بہ نسبت زیادہ عملی اور مستحسن طریقہ سے سلجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ مجھے بالخصوص وزیر خارجہ اٹلی کی اس تقریر سے بہت خوشی ہوئی ہے جو نہ صرف صحیح جذبہ کی حامل اور منشور کے اصولوں کے مطابق ہے بلکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مسئلہ کو سلجھانے کے لئے ہمدردی اور اعلیٰ مقاصد سے کام لیا گیا ہے"

یہ ہیں وہ الفاظ جو پاکستانی وفد کے رئیس چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء کو اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی کے سامنے سابق اطالوی نوآبادیات کے مسئلہ پر تقریر کرتے ہوئے کہے۔ اٹلی کے وزیر خارجہ کی تجاویز پر تبصرہ کرتے ہوئے چوہدری ظفر اللہ خاں نے فرمایا کہ پاکستان ان تجاویز کے دو تہائی حصہ کو قبول کر سکتا ہے۔ اور باقی حصہ کا فیصلہ متفقہ اصولوں کی بنیاد پر ہو سکتا ہے۔

کمیٹی کو سابق اطالوی نوآبادیات کے تین حصوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے موصوف نے فرانس کے نمائندے کے اس خیال کی تردید کی کہ جنرل اسمبلی گذشتہ اجلاس میں سری نیکا اور فیضان کو تولیت میں دینے کی تجاویز منظور کرنے کے لئے تیار تھی اور بتایا کہ ان تجاویز کی بھی اتنی ہی مخالفت کی گئی تھی جتنی کہ طرابلس الغرب کو اٹلی کی تولیت میں دینے کی ہوئی لیکن فرق صرف یہ تھا کہ ان کے مقابلہ میں طرابلس الغرب کی تولیت کو نسبتاً کم حمایت حاصل ہوئی تھی۔ لیبیا کو تولیت میں دینے کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے کہا کہ جیسا کہ پاکستان نے کمیٹی اور جنرل اسمبلی کو بتایا تھا۔ اس معاملہ کی اس وقت اس وجہ سے مخالفت کی گئی تھی کہ چونکہ تمام لیبیا آزادی حاصل کرنے کے لئے تیار ہے۔ لہذا اسے ایک وحدت کی حیثیت سے آزادی حاصل ہونی چاہیئے۔ مگر اس وقت اس تجویز کو دو تہائی حمایت حاصل نہ ہو سکی۔ لیکن درمیانی عرصہ میں بہت سے نمائندوں نے اس تجویز کو حقیقی طور پر مان لیا اور پاکستانی وفد کے رئیس نے اس تبدیلی کا خیر مقدم کیا اور اس کی حمایت کے لئے تیار ہو گیا۔

باشندوں کی خواہشات

ان عام اصولوں کا ذکر کرتے ہوئے جو منشور میں درج ہیں اور جنہیں اٹلی کے معاہدۂ امن کے ضمیمہ نمبر ۱۱ میں دہرایا گیا تھا۔ موصوف نے کہا کہ اس سلسلہ میں متعلقہ آبادی کی خواہشات اور بہبودی۔ امن اور سلامتی کے مفادات اور دیگر متعلقہ حکومتوں کے خیالات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے موصوف نے فرانس کے نمائندے کے خیال کی پر زور حمایت کرتے ہوئے کہا کہ اگر آبادی یا آبادی کی اکثریت کی خواہشات کے خلاف کوئی فیصلہ اس پر ٹھونسا گیا۔ تو وہ سابق اطالوی نوآبادیات میں امن اور سلامتی کے لئے خطرہ کا باعث ہو گا۔ لہذا آبادی کی خواہشات کو بہر صورت اہمیت دینی چاہیئے لیبیا کی آزادی کی تجویز کی حمایت کرتے ہوئے موصوف نے کہا کہ یہ مسئلہ کہ لیبیا میں کس قسم کی حکومت قائم ہو بہت اہم ہے لیکن اب چونکہ بنیاد پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ لہذا اس پر اور زیادہ بحث مباحثہ کی ضرورت نہیں ہے آزادی دینے کی مدت پر تبصرہ کرتے ہوئے چوہدری ظفر اللہ خاں نے کہا کہ ادارے اور نظام قائم کرنے کے لئے کافی وقت دیا جائے۔ لیکن یہ مدت اتنی طویل نہ ہو کہ وہاں کی آبادی کی امیدوں، آرزوؤں اور خواہشوں پر اوس پڑ جائے اور وہ شک و شبہ کا اظہار کرنے لگے۔

ایریٹریا کا مسئلہ

مسئلہ ایریٹریا کی پیچیدگی اور حبش کے ایریٹریا کے ساتھ نسلی اور ثقافتی تعلقات نیز تاریخی وابستگی اور اقتصادی ضروریات کی بنا پر حبش کے مطالبات پر روشنی ڈالتے ہوئے اور برطانیہ کے نمائندے کے پُر زور استدلال کا اعتراف کرتے ہوئے موصوف نے کہا کہ برطانیہ کے نمائندے نے آزاد ایریٹریا کے راستے میں حائل ہونے والے جن عوامل پر زور دیا ہے ان کی روشنی میں یہ شبہ ہونے لگتا ہے کہ کہیں ایریٹریا کا حبش سے ملنا خود حبش کی آزادی کو خطرہ میں نہ ڈال دے۔ ایریٹریا کی متعدد نسلوں، ثقافتی تفاوت، مذہبی اختلافات اور اقتصادی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے کہا کہ ان حالات کی موجودگی میں ایریٹریا کو حبش سے ملا دینا سیاسی کمیٹی کی حبش دوستی کی دلیل نہیں ہے۔ موصوف نے مزید کہا کہ اس کانٹوں کے ہار کو جیسا کہ اس کے متعلق کل کہا گیا ہے غریب حبش کے گلے میں ڈالنا کہاں کی عقلمندی ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے موصوف نے کہا کہ اس نوع کے عوامل آج بہت سے آزاد اور خود مختار ملکوں میں موجود ہیں۔ کیا ان سب کے لئے یہی حل پیش کیا جا سکتا ہے؟ ایریٹریا کی اپنی اقتصادی ضروریات ہیں...... لیکن اس کی ضروریات اور کوتاہیاں خود حبش کی ضروریات اور کوتاہیوں سے زیادہ نہیں ہیں وہ اپنے اقتصادی وسائل کو ترقی دے سکتا ہے۔ یہ ایک غلط نظریہ ہے کہ بڑا ہمسایہ چھوٹے ملک کو اپنے اندر مدغم کرے۔

حبش کی صورت حال

ایریٹریا اور حبش کی سیاسی ترقیوں کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے کہا کہ یہ کہنا تو مشکل ہے کہ ان دونوں میں سے کونسا ملک سیاسی لحاظ سے آگے ہے۔ لیکن ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ حبش میں شہنشاہ کی فیاضی اور نیک دلی کے باوجود ایمہارک کیپٹک (Amharic Coptic) ذات کا غلبہ ہے اگر یہ غلط ہے تو بتایا جائے کہ ایمہارک کیپٹک کے علاوہ دوسری ذاتوں کے کتنے آدمی اعلیٰ انتظامی عہدوں پر فائز ہیں؟

موصوف نے مزید کہا۔ دیگر فرقوں کے آدمیوں کو حبش کے تحت دینے سے پہلے اس امر پر ضرور غور و خوض کر لینا چاہیئے۔

ایریٹریا کے مسلمان

برطانیہ کے نمائندے کے اس اندازہ کو تسلیم کرتے ہوئے کہ تمام ایریٹریا میں مسلمان معمولی سی اکثریت میں ہیں چوہدری ظفر اللہ خاں نے کہا کہ ابھی تو خود حبش میں جمہوری ادارے نہیں ہیں پھر بھلا اس آبادی کو حبش کے تسلط میں دینا کہاں کی دانشمندی ہو گی۔

ایریٹریا کے باشندوں کی خواہشات

اس دعوے کا ذکر کرتے ہوئے کہ ایریٹریا حبش کے ساتھ شامل ہونا چاہتا ہے اور چار ملکوں کے کمیشن نے بھی بتایا ہے کہ وہاں کی ایک بڑی آبادی اس کے حق میں ہے۔ موصوف نے کہا کہ کچھ لوگوں نے آزادی کی حمایت کی البتہ سوال نے حبش کے ساتھ ملنا چاہا۔ کچھ نے اٹلی کی تولیت میں جانا پسند کیا اور کچھ نے کسی اور ملک کی تولیت میں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت لوگوں کو اچھی طرح یہ نہیں بتایا گیا کہ انہیں صرف ایک فیصلہ کرنا ہے۔ حبش کے ساتھ شمولیت کے حق میں یا علیحدہ رہنے کے حق میں۔ یہ معاملہ اب بالکل صاف ہو گیا ہے اور ایریٹریا کے باشندوں سے اس کے بارے میں پوچھا جا سکتا ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے موصوف نے کہا۔ کہ اس کا کبھی مطالبہ بھی نہیں کیا گیا کہ وہاں کے باشندے خود حبش میں شامل ہونا چاہتے ہیں اس کے متعلق گذشتہ اجلاس اور کل اور آج کے اجلاس ہی میں یہ بات پیش کی گئی ہے۔ جب سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ایریٹریا کی اکثریت حبش میں شامل ہونے کے حق میں ہے۔ اس صورت میں اس ملک کو اس کے اقتصادی مفاد یا ہمسایہ ملک کے اقتصادی مفاد کی خاطر یا اس وجہ سے کہ کوئی اور ملک اس ذمہ داری کو اٹھانے پر تیار نہیں ہے دوسرے ملک کے حوالہ کر دینا کونسا اصول ہے۔ ہمیں حبش کے ساتھ ہمدردی ہے لیکن ایک ملک کے نقصانات دوسرے ملک سے پورے کرنا کہاں کا انصاف ہے۔

ایریٹریا کی کوتاہیوں کا ذکر کرتے ہوئے چوہدری ظفر اللہ خاں نے کہا کہ انہیں حبش کے ساتھ اقتصادی معاہدے کر کے دور کیا جا سکتا ہے موصوف نے مزید کہا کہ آخر یہ کیوں فرض کر لیا لیا گیا ہے کہ ایریٹریا اور حبش کے درمیان اقتصادی اشتراک عمل دونوں ملکوں کے انضمام کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے یہ ہو سکتا ہے کہ ایریٹریا اپنے مفادات کی خاطر آئندہ شمولیت کے لئے تیار ہو جائے۔ لیکن ہمیں اسے مجبور نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ امر دونوں کے لئے مصیبت کا باعث ہو گا۔

سمالی لینڈ

سمالی لینڈ کے مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے چوہدری ظفر اللہ خاں نے کہا کہ پاکستان اصولی طور پر تولیت کے خلاف ہے تولیت استعماریت کے پرانے نظام کی یاد دلاتی ہے۔ تولیتوں کے نتائج ظاہر ہو چکے ہیں اور اب پاکستان کسی صورت میں بھی کسی ملک پر کسی ملک کی تولیت کو ماننے پر تیار نہ ہو گا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے موصوف نے کہا۔ کہ اطالوی سمالی لینڈ سمالیہ کا ایک حصہ ہے۔ سمالیہ فرانسیسی سمالی لینڈ، برطانوی سمالی لینڈ، اطالوی سمالی لینڈ، کینیا کے شمالی سرحدی ضلع اور حبش کے صوبہ اوگیڈن پر مشتمل تھا۔ جو کچھ سیاسی شعور اطالوی

سمالی لینڈ میں پایا جاتا تھا سو آزاد متحدہ سمالی لینڈ کے آخری مقصد کا شدت سے اور استقلال کے ساتھ حامی ثابت ہوا۔ اطالوی سمالی لینڈ کے بارے میں اپنی تجاویز پیش کرتے ہوئے موصوف نے کہا۔ کوئی ایسی تجویز یا کوئی ایسا حل پیش نہیں کرنا چاہیئے جو منتہائے مقصد کی راہ میں حائل ہو۔ لیکن ان علاقوں کے باشندوں کی خواہشات کا ضرور احترام کرنا ہوگا۔

وزیر خارجہ اٹلی کے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے جس میں انہوں نے کہا ہے۔ کہ اطالوی نو آبادیات کے باشندوں کی اکثریت اطالوی تولیت کے خلاف نہیں ہے۔ اور وہاں کی اکثریت اطالوی تولیت پر اعتراض نہیں کرے گی۔ موصوف نے کہا۔ کہ وہ اپنی حکومت کی طرف سے اس تجویز پر صرف اس شرط پر ہمدردانہ غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ سمالی لینڈ میں اس کے خلاف ناراضگی نہ پائی جائے جب تک کہ وہاں کی آبادی اس کے حق میں نہیں ہوتی۔ پاکستان ایک مدت کی تولیت کو تسلیم نہیں کرے گا۔

انہیں موصوف نے کہا۔ کہ ان کا رویہ کسی طرح دشمنی یا غیر ہمدردانہ جذبہ پر مبنی نہیں ہے۔ پاکستان اور اٹلی کے درمیان دوستانہ اور گہرے تعلقات ہیں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے موصوف نے کہا کہ ہم انفرادی طور پر یا اقوام متحدہ کے ارکان کے اشتراک عمل سے اٹلی کی بحالی اور اقتصادی خوشحالی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ لیکن اس وجہ سے کہ ہمارے اور ان کے درمیان دوستانہ تعلقات ہیں۔ ہم سمالی لینڈ کے متعلق کسی ایسے حل کو منظور نہیں کریں گے جو سمالی لینڈ کے باشندوں کی خواہشات کے منافی ہو

بنکوں کے ذریعہ چندہ بھجوانے کا طریق

بعض سکرٹریان مال جماعت ہائے پاکستان اور بعض احباب اپنے چندہ جات کی رقوم تو ان بنکوں میں جمع کرا دیتے ہیں۔ جن میں صدر انجمن احمدیہ کا حساب کھلا ہوا ہے۔ مگر Paying in slips دفتر محاسب کو نہیں بھجواتے یا تین تین چار چار ماہ کے بعد بھجواتے ہیں۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ احباب بجائے Paying in slips کے صرف تفصیل چندہ ہی بھجوا دینا کافی سمجھتے ہیں۔ جو دفتر کے ریکارڈ کے لئے بالکل ناکافی ہے اس لئے بذریعہ اعلان ہذا گذارش کی جاتی ہے کہ آئندہ براہ مہربانی رقم داخل کراتے ہی Paying in slips معہ تفصیل چندہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھجوا دیا کریں تاکہ چندہ جات کے محسوب کرنے میں خواہ مخواہ کا التوا واقع نہ ہو۔ (ناظر بیت المال)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۱۰۴ میں عائشہ بیگم زوجہ خواجہ شمس الدین صاحب مرحوم پیشہ تجارت ساکن چنیوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد میری ذاتی ملکیت ایک کنال زمین واقعہ محلہ دار الشکر پنجاب میں ہے جس کی موجودہ قیمت ۲۷۰۰/- روپیہ ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے اپنے بیٹے کی طرف سے مبلغ دس روپے ۱۰/- روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے میں اس کا دسواں حصہ ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم ہذا وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اور اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ میری وفات کے بعد میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد: عائشہ بیگم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: حضرت مفتی محمد صادق صاحب محلہ رحمن پورہ چنیوٹ۔ گواہ شد: سید محمود احمد شاہ ہیڈ ماسٹر ٹی۔ آئی سکول چنیوٹ

وصیت نمبر ۱۲۱۰۵ میں عقیلہ بیگم زوجہ فضل کریم صاحب قوم راجپوت عمر ۲۹ سال قادیان حال چنیوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۱۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ حق مہر خاوند مبلغ ۵۰۰/- روپیہ۔ ایک عدد مشین سنگر ۵۰/- روپیہ ہے۔ زیور طلائی۔ گلوبند مبلغ ۵۰۰/- روپیہ اور پانچ انگوٹھیاں وزنی ۳ تولہ ۱۵۵/- کل قیمت جائداد ۱۲۰۵/- اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ جیب خرچ ماہوار مبلغ ۱۰/- روپے کا حصہ انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ اگر میری آمد میں کوئی کمی بیشی ہوئی۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

الامۃ: عقیلہ بیگم۔ گواہ شد: شیخ محمد حسین پنشنر۔ گواہ شد: فضل کریم خاوند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۱۹۴۵ میں فضل بی بی زوجہ عبد الستار صاحب سکنہ چک ۲۷۶/R.B ڈاکخانہ چک نمبر ۲۷۵ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد انام طلائی ۶ ماشہ قیمتی ۶۰/- روپے۔ بٹریاں نقرہ قیمتی ۵۰/- روپے۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ جو میں خاوند محترم سے وصول کرکے صرف کر چکی ہوں صرف تکیصد روپیہ جو زیورات کی صورت میں ہے۔ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اور ثابت ہوئی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ: فضل بی بی زوجہ عبد الستار۔ گواہ شد: عبد الستار صاحب۔ گواہ شد: عبد الرحمن مولوی فاضل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۲۷۶ تحصیل ضلع لائلپور

وصیت نمبر ۱۱۹۴۶ میں مسماۃ صفیہ بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب چک ۲۷۶/R.B ڈاکخانہ ۲۷۵ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و آج بتاریخ ۲۳ ۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ زیورات کی صورت میں ہے۔ گھڑی جوڑی ۱/۲ ۱ تولہ ۱۵۰/- ڈنڈیاں طلائی ۶ ماشہ ۵۰/- بٹریاں نقرئی وزنی ۴۰ تولہ ۴۵/- ایکسر مشین طلائی سنگر مارکہ ۲۵۰/- روپے اراضی ۱/۲ ۴ ایکڑ ۴۰۰۰/- اس قیمتی بھینس ۲۲۵/- کل میزان ۴۷۳۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور حال ربوہ مرکز پاکستان کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ پیدا ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ: صفیہ بیگم زوجہ بشیر احمد جوالداد۔ گواہ شد: چوہدری بشیر احمد صاحب۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۹۴۷ میں مجیداں بیگم زوجہ چوہدری برہان سکنہ گوہ۔ ال چک ۲۷۶/R.B ڈاکخانہ چک نمبر ۲۷۵ ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد ایک عدد مشین سلائی قیمتی ۱۰۰/- روپے بھینس ۲۵۰/- روپے۔ کانٹے طلائی ۲ تولے ۲۰۰/- نقد ۱۵۰/- کل میزان ۷۵۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور حال ربوہ ضلع جھنگ مرکز پاکستان کرتی ہوں حق مہر پا لیا ہے۔ حق مہر ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ: مسماۃ مجیداں بیگم زوجہ چوہدری برہان مجاہد کشمیر چک ۲۷۶ لائل پور۔ گواہ شد: عبد الرحمن مولوی فاضل۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: چوہدری عبد الخالق صاحب چک ۲۷۶ ضلع لائل پور

وصیت نمبر ۱۱۹۶۵ میں نور الحق ولد سراج الدین صاحب ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ مگر ۱۴/- روپیہ ماہوار تحریک جدید کی طرف سے اور چھ روپیہ والد صاحب کی طرف سے وظیفہ اور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز یہ وصیت آئندہ جائداد متروکہ پر حاوی ہوگی۔ اور اس کے بعد آمد میں جو کمی بیشی ہوگی۔ اس کی دفتر میں اطلاع دیتا رہوں گا۔

العبد: نور الحق واقف زندگی۔ گواہ شد: غلام حیدر بی۔ اے بی ٹی۔ مدرس مدرسہ احمدیہ احمد نگر۔ گواہ شد: ظفر محمد لیکچرار جامعہ احمدیہ۔

اندرونی امن و آشتی برقرار رکھی جائے

مشرقی بنگال اسمبلی کے ممبروں سے لیاقت علی خاں کا خطاب

ڈھاکہ ۲۴ اکتوبر۔ آج صبح اسمبلی ہال میں مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی کے ممبروں سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا کہ ملک کی ترقی اور خوشحالی کا انحصار عوام پر نہیں ذہین طبقہ پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ذہین طبقہ کو معمولی باتوں اور بد اعمالیوں سے بالاتر رہنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بد اعمالیوں نے ذہین طبقہ پر قابو پا لیا تو سوسائٹی کا سارا انتظام بگڑ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک ایسا مرض ہے جو ہڈیوں کو بوسیدہ کر دیتا ہے۔ اس کا نتیجہ فساد اور ابتری ہی کی شکل میں نکلتا ہے۔ آپ لوگ اس سے ہوشیار رہیئے۔ انہوں نے ممبروں سے اپیل کی کہ وہ مسلم لیگ کی سابقہ مقبولیت اور وقار کو برقرار رکھنے کی انتہائی کوشش کریں۔ کیونکہ اس پر سے عوام کا اعتماد بہت متزلزل ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا . . . . . کہ کوئی بیرونی طاقت حملہ نہیں کرے گی۔ اس قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ لیکن آپ کو اندرونی امن و آشتی کے متعلق محتاط رہنا چاہیئے۔ آخر میں وزیر اعظم نے اپیل کی کہ ملک میں کسی ایسی خود ساختہ انجمن کو ترقی نہ کرنے دی جائے جس سے ملک کی وحدت اور اتحاد میں رخنہ پیدا ہوتا ہو۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نورالامین اور اسمبلی کے اسپیکر مسٹر عبدالکریم نے دروازہ پر مسٹر لیاقت علی خاں کا خیر مقدم کیا۔ اسمبلی کے ۱۰۹ ممبروں میں سے صرف ۸۷ ممبر موجود تھے۔ (اسٹار)

لائل پور کیلئے کیوبہ کھانڈ کا نرخ

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب لائل پور . . . . سفوف اور پرچون نرخ علی الترتیب ۳۹ روپے ۳ آنے ۴ پائی اور ۳۹ روپے ۱۱ آنے ۳ پائی فی من مقرر کئے ہیں۔ پرچون نرخ فی سیر ۱۵ آنے ۱۰ پائی ہوگا۔ لائلپور کے نواحی دیہاتی علاقہ میں مناسب باربرداری کا خرچہ ان نرخوں کے علاوہ ہوگا۔

آٹے کی ملیں بند ہونے کی تاریخیں

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ لاہور کے ریلیف بند علاقہ میں آٹے کی ملیں اور غلے کے سرکاری گودام ہر مہینہ کے اختتام پر ہفتہ اتوار اور پیر کے روز سٹاک کی جانچ پڑتال کے لئے بند رہتے ہیں۔ ماہ رواں میں ان اداروں کے بند ہونے کی تاریخیں ۲۹، ۳۰ اور ۳۱ اکتوبر ہیں۔ بڑے بڑے ادارے اور راشن ڈپوؤں کو قبل از وقت اپنا ضروری انتظام کر لینا چاہیئے۔ تاکہ انہیں مصیبت نہ اٹھانی پڑے۔

پنڈت نہرو ہندوستان کو امریکہ کے زیر اثر رکھنے کا تہیہ کر چکے ہیں

روسی اخبارات کی شدید نکتہ چینی

ماسکو ۲۴ اکتوبر۔ روس کے مشہور اخبار "پراودا" اور "ازوستیا" نے پنڈت نہرو کے دورہ امریکہ پر سخت نکتہ چینی کی ہے اور لکھا ہے کہ پنڈت نہرو کے قول اور فعل میں بڑا فرق ہے۔ وہ بارہا کہہ چکے ہیں کہ ہندوستان کسی بلاک کا ساتھ نہ دے گا اور بالکل غیر جانبدار رہے گا۔ لیکن ان کے دورہ امریکہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہندوستان کو امریکہ جیسے سرمایہ دار ملک کے زیر اثر رکھنے کا تہیہ کئے بیٹھے ہیں۔ ان کے اس اقدام کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ امریکہ کو ہندوستان کی دولت لوٹنے کا موقع ملے گا۔

منظور شدہ منڈیوں سے خارج

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے جامکے منڈی ضلع گوجرانوالہ کو منظور شدہ منڈیوں کی فہرست سے خارج کر دیا ہے۔

بہاولپور کے پناہ گزینوں کا مطالبہ

بغداد الجدید ۲۴ اکتوبر۔ نائب وزیر ڈاکٹر آئی ایچ قریشی اس وقت بہاولپور کا دورہ کر رہے ہیں۔ سید سلطان علی کی سرکردگی میں بہاولپور کے پناہ گزینوں کے وفد نے ان سے ملاقات کی اور انہیں انجمن کے مطالبات سے مطلع کیا۔ وفد کے ممبروں نے خصوصیت سے یہ مطالبہ کیا کہ مکانوں کی قلت کے پیش نظر غیر آباد پناہ گزینوں کے لئے جھونپڑیاں بنا دی جائیں۔ انہوں نے یہ بھی درخواست کی کہ جن غیر مسلموں نے اپنے خاندان ہندوستان بھیج دئیے ہیں انہیں نکال دیا جائے اور ان کی املاک ضبط کر لی جائے کیونکہ وہ پانچویں کالم کا کام کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

بلوچستان میں دیوالی کا تہوار

کوئٹہ ۲۴ اکتوبر۔ یہاں موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ بلوچستان اور ریاست قلات بھر میں ہندوؤں نے ۲۱ اکتوبر کو دیوالی کا تہوار منایا۔ مقامی ہندوؤں نے دعوتیں اور چراغاں کر کے اس تہوار کو منایا۔ (اسٹار)

مغربی افریقی مسلمانوں میں روسی اصولوں کی اشاعت

اقوام متحدہ کا مشن دورہ کریگا

لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ آئندہ ہفتہ جب اقوام متحدہ کا تولیتی مشن نائیجیریا اور مغربی افریقہ کے ابتدائی علاقوں کی تحقیقات شروع کرے گا تو اس کے ممبروں کو اطلاع دی جائے گی کہ روسی ایجنٹ نائیجیریا اور مغربی افریقہ کی دوسری مسلمان آبادی میں روسی اصولوں کی تبلیغ کرنے میں مشغول ہیں۔ یہ بات معلوم ہے کہ روس اس علاقہ میں کچھ عرصہ سے بہت دلچسپی لے رہا ہے۔ کیونکہ وہ وہاں کے قبائلی نظام کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ روس سمجھتا ہے کہ قبائلی رہنمائی کے نئے خود بخود وہاں کے راہنماؤں کی طرف توجہ کریں گے۔ اس لئے اس کے ایجنٹ ان راہنماؤں پر ہی اپنی توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔ خفیہ سوسائٹیاں قائم ہونی شروع ہو گئی ہیں۔ اور ان کے ممبروں میں یورپی باشندوں کے خلاف جذبات کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ وہاں کے افسروں کا خیال ہے کہ اگر قبائلی سرداروں نے ساتھ چھوڑ دیا تو صورت حال پر قابو پانا دشوار ہو جائے گا۔ اقوام متحدہ کے مشن کا روس بھی ممبر بننا چاہتا ہے۔ لیکن اس کی درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔ اس وقت مشن کے ممبر امریکہ، بلجیم، عراق اور میکسیکو ہیں۔ (اسٹار)

جوار باجرا اور مکئی پر سے کنٹرول ختم

کوئٹہ ۲۴ اکتوبر۔ یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت بلوچستان نے ۱۷ اکتوبر سے جوار، باجرہ اور مکئی پر سے کنٹرول اٹھا لیا ہے۔ (اسٹار)

جیل میں پیر ذکوری شریف سے مولانا عثمانی کی ملاقات

کوئٹہ ۲۴ اکتوبر۔ کل مولانا شبیر احمد عثمانی نے شام کے وقت مچھ جیل میں پیر صاحب ذکوری سے ملاقات کی معلوم ہوا ہے کہ وہ آپ کے ساتھ کافی عرصہ گفتگو کرتے رہے۔ مولانا صاحب ۹ اکتوبر کو یہاں آئے تھے۔ وہ کوئٹہ اور قلات میں خان قلات کے مہمان رہے۔ توقع ہے کہ وہ بدھ کے روز یہاں سے کراچی روانہ ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

دانتوں کی مضبوطی

سڈنی ۲۴ اکتوبر۔ نیو ساؤتھ ویلز کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں دانتوں کے متعلق ایک تجربہ ہو رہا ہے۔ جس سے دنیا بھر کو فائدہ پہنچے گا۔ آئندہ سے دانتوں کی مضبوطی کا انحصار پانی پر ہوگا۔ اس قصبہ کے استعمال کے پانی میں ایک دوا ڈالی جایا کرے گی اور پوری آبادی پر اس کے اثرات کی جانچ کی جایا کرے گی۔ امریکہ میں ہونے والے تجربات سے یہ بات طے ہو چکی ہے کہ اگر بچوں کے دانتوں پر اس دوا کو لگا دیا جائے تو وہ کم خراب ہوں گے۔ (اسٹار)

فضل الرحمن کا عزم کوئٹہ

کوئٹہ ۲۴ اکتوبر۔ توقع ہے کہ وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمن ایک مختصر دورہ پر منگل کو یہاں پہنچیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی آمد غیر سرکاری ہے (اسٹار)

شہر بہاولپور میں توسیع

بغداد الجدید ۲۴ اکتوبر۔ حکومت بہاولپور نے رحیم یار خان کے شہر کی توسیع کرنے کی اسکیم منظور کر دی ہے۔ اندازہ ہے کہ اس سکیم پر چار لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ عباسیہ ٹیکسٹائل مل اور صابون فیکٹری قائم ہونے سے رحیم یار خاں نے اہمیت اختیار کر لی ہے۔ (اسٹار)

بہاولپور ہسپتال میں زنانہ وارڈ

بغداد الجدید ۲۴ اکتوبر۔ زنانہ مریضوں کے لئے ریاست بہاولپور کی وزارت صحت نے صادق دیول ہسپتال میں ایک زنانہ وارڈ بڑھانے کی منظوری دے دی ہے۔ اس اسکیم پر پچاس ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ (اسٹار)

(بقیہ صفحہ اول) ضلع سیالکوٹ کا کامیاب جلسہ

بہت زیادہ تھی۔ اکثر ان احباب نے بھی جو سلسلہ میں شامل نہیں نہایت توجہ اور سکوت سے تقاریر سنیں۔ ربوہ سے جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ اور جناب چوہدری عبدالباری صاحب اور بعض دیگر دوستوں نے بھی جلسہ میں شمولیت فرمائی۔ جن میں سے میاں غلام محمد صاحب اختر، میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ۔ چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جلسہ گاہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ مہمانوں کے کھانے اور رہائش کا بندوبست بھی جماعت نے کیا جو بہت قابل تعریف تھا۔

جلسہ کی کامیابی کا سہرا امیر جماعت شہر وضلع سیالکوٹ، کارکنان جماعت اور خدام کے سر ہے۔ مفصل رپورٹ انشاء اللہ بعد میں شائع کی جائے گی۔

کوئٹہ ۲۴ اکتوبر۔ آج یہاں تیسرے پہر زلزلہ کا معمولی جھٹکا محسوس ہوا۔ کسی قسم کے مالی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔